# "پیدائش کی کتاب میں بیان کردہ لوگ اتنے زیادہ برسوں تک کیونکر جیتے رہے؟"

جواب: یہ بات کسی حد تک ایک بھید ہی ہے کہ پیدائش کی کتاب کے ابتدائی ابواب میں بیان کردہ لوگوں نے کیسے اتنی زیادہ لمبی عمریں پائیں اور اتنے زیادہ برسوں تک جیتے رہے۔ اِس بارے میں بائبل کے عالمین کی طرف سے بہت سے مفروضات پیش کئے گئے ہیں۔ پیدائش 5 باب سیت کی راستباز نسل کا نسب نامہ بیان کرتا ہے– یہ وہ نسل تھی جس سے بالآخر مسیحا نے آنا تھا۔ شاید خدا نے ان کی راستبازی اور فرمانبرداری کے باعث اِس نسل کو خاص لمبی عمر کی برکت سے نوازا تھا۔ اگرچہ یہ ممکنہ وضاحت ہو سکتی ہے لیکن بائبل پیدائش 5 باب میں درج لوگوں کی زندگی کے لمبے عرصے کو کہیں بھی کسی خاص فرد یا خاندان سے منسوب نہیں کرتی۔ مزید یہ ہے کہ پیدائش 5 باب حنوک کے علاوہ کسی اور شخص کے خاص راستباز ہونے کی نشاندہی نہیں کرتا۔ امکان ہے کہ اِس دور میں ہر شخص کئی سو سال زندہ رہا تھا۔ اور پھر ہو سکتا ہے کہ متعدد عناصر نے اِس تبدیلی میں حصہ ڈالا ہو۔

طوفان کے موقع پر ایسا کچھ ہوا جس نے انسانوں کی زندگی کے دورانیے کو کم کر دیا تھا۔ طوفانِ نوح سے پہلے (پیدائش 5 باب 1- 32 آیات) اور طوفان نوح کے بعد (پیدائش 11 باب 10- 32 آیات) کے لوگوں کی زندگی کے دورانیے کا موازنہ کریں۔ طوفانِ نوح کے فوراًبعد انسان کی زندگی کا دورانیہ ڈرامائی انداز میں کم ہو گیا اور پھر لگاتار کم ہی ہوتا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی اہم وجہ پیدائش 6 باب 3 آیت میں ہو: "تب خداوند نے کہا کہ میری رُوح انسان کے ساتھ ہمیشہ مُزاحمت نہ کرتی رہے گی کیونکہ وہ بھی تو بشر ہے تو بھی اُس کی عمر ایک سو بیس برس کی ہو گی"۔ بہت سے لوگ "ایک سو بیس برس" کے حوالہ کو خداوند کی طرف سے انسانی عمر پر عائد کردہ نئی حد کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بہر حال موسیٰ (جو ایک بیس برس تک جیتا رہا) کے زمانہ تک تو زندگی کا دورانیہ بہت کم ہو چکا تھا۔ تاہم ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ موسیٰ کے زمانہ کے بعد بھی کوئی شخص ایک سو بیس برس تک جیتا تھا۔

اس سوال "پیدائش کی کتاب میں بیان کردہ لوگ اتنے زیادہ برسوں تک کیونکر جیتے رہے" کے بارے میں ایک مفروضہ "پانی کے شامیانہ" کے تعلق سے بھی ہے جو زمین کے گرد فضا کے اندر اوزون کی صورت میں اِس زمین کو گھیرے ہوئے تھا۔ پانی کے شامیانے کے مفروضے کے مطابق "فضا کے اُوپر" کا پانی (پیدائش 1 باب 7 آیت) ہریاول گھر یعنی گرین ہاؤس کے اثر کو پیدا کرتا تھا اور سورج کی زیادہ تر خطرناک شعاعوں کو روک دیتا تھا جس کے نتیجے میں زمین پر زندگی گزارنے کے مثالی حالات پیدا ہو گئے تھے مگر اب یہ خطرناک شعاعیں براہ راست زمین سے ٹکراتی ہیں۔ طوفانِ نوح کے موقع پر پانی کے شامیانہ / اوزون کے ٹوٹ کر زمین پر برسنے کے باعث (پیدائش 7 باب 11 آیت) یہ مثالی ماحول ختم ہو گیا تھا۔ تاہم پانی کے شامیانے / اوزون کا مفروضہ آجکل کے زیادہ تر تخلیق کے حامیوں کی طرف سے مسترد کر دیا گیا ہے۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ تخلیق کے عمل کے بعد انسان کی چند ابتدائی نسلوں میں انسانی جینیاتی ترتیب میں گناہ کی بدولت کچھ نقائص پیدا ہوتے چلے گئے۔ آدم اور حوا ایک کامل حالت میں پیدا کئے گئے تھے وہ یقیناً بیماری اور کمزوری کے خلاف زبردست قوتِ مدافعت رکھتے تھے۔ مگر وراثت میں اُن کی

اولاد میں یہ خصوصیات بتدریج کم ہوتی چلی گئیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گناہ کے باعث انسانی جینیاتی ترتیب مسلسل خراب ہوتی گئی اور انسان موت اور بیماری کے مقابلے میں لگاتار کمزور ہوتا گیا تھا۔ پس یہ بات انسانی حیات کے دورانیے میں شدید کمی کی وجہ بنی ہو گی۔